السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر دو آدمی اکٹھے نماز پڑھا رہے ہوں (یعنی اپنی اپنی) اور ان میں سے ایک آدمی پہلے سلام پھیر دے، نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلتے وقت وہ السلام علیکم کہے اور دوسرا آدمی جو اس کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اگر وہ نماز کی حالت (میں ہو تو کیا وہ اس کے سلام کا جواب دے سکتا ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں واضح فرمائیں۔ (سائل: شیخ عمر فاروق، فارق آباد

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں نماز پڑھنے والا اسلام کا جواب دے سکتا ہے مگر الفاظ میں نہ دے بلکہ ہاتھ کے اشارے کے ساتھ جواب دے کیونکہ نماز کی حالت میں کلام کرنا منع ہے جبکہ وعلیکم السلام کہنا کلام اور گفتگو ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

قلت لبلال کیف رأیت النبی ﷺ یردہ علیھم حین یسلمون علیہ وھو یصلی؟ قال یقول ھکذا وبسط کفہ، وفی روایة قال بیر بیدہ۔ (رواہ الخمسة إلا ان فی روایة النسائی وابن ماجة صھیبا مکان بلال۔ نیل الاوطار: ج۲ ص۳۳۱ وسبل السلام: ج۱ ص۱۴۰)

''میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو نماز کی حالت میں جب صحابہ کرامؓ سلام کرتے تو آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ان لوگوں کو جواب دیتے ہوئے کیسے دیکھا؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا اپ ایسے کہتے تھے اور اپنی ہتھیلی کو پھیلایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ہاتھ سے اشارہ فرماتے یعنی زبان سے وعلیکم السلام نہ کہتے۔''

امام شوکانی اس حدیث کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں کہ اس باب میں حضرت بلال کے علاوہ حضرت ام سلمہ، حضرت عائشہ، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت انس، حضرت بریدہ اسلمی، ابن مسعود، معاذ بن جبل، مغیرہ بن شعبہ، ابوسعید، حضرت اسماء رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں۔

صاحب منتقی الاخبار تصریح فرماتے ہیں:

وقد صحت الإشارة عن رسول اللہ ﷺ من حدیث عائشة وجابر ومن روایة أم سلمة۔

''حضرت ام سلمہ، عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم کی احادیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اشارہ کرنا صحیح طور پر ثابت ہے۔''

امام شوکانی تصریح فرماتے ہیں:

(والأحادیث المذکورة تدل علی أنہ لا بأس أن یسلم غیر المصلی علی المصلی لتقریرہ ﷺ علی ذلک وجواز الرد بالاشارة۔ (نیل الاوطار: باب الإشارة فی الصلاة لرد السلام أو حاجة تعرض ج۲ ص۳۳۲، ۳۳۱

''یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ غیر نمازی، نمازی پر سلام کہہ سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سلام کہنے والے کو منع نہیں فرمایا۔ اگر سلام کرنا جائز نہ ہوتا تو آپ اس کو ضرور منع فرمادیتے۔''

اور اسی طرح ان احادیث صحیحہ حسنہ کے مطابق نماز کی حالت میں اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینا جائز ہے۔ کچھ اہل علم اس کو منع سمجھتے ہیں اور وہ بھی کچھ احادیث پیش کرتے ہیں۔ مگر امام شوکانی فرماتے ہیں ان احادیث سے اشارہ سے ممانعت سے مراد الفاظ کے ساتھ جواب دینے کے بارے میں ہے اشارہ کی نفی مراد نہیں۔ من شاء التفصیل فلیراجع الی نیل الاوطار۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص364

محدث فتویٰ